مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج (کویت)

فتنہ انکار حدیث

علیم و خبیر باری تعالیٰ عزوجل نے راہ ہدایت کے لئے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اصولی تصریحات بیان فرمادی ہیں تاکہ حق و باطل میں واضح امتیاز کیا جاسکے اور ان کی روشنی میں امت فتنہ پرور دشمنان اسلام کی تحریفات اور نظریاتِ فاسدہ سے اپنے دین وایمان کی حفاظت کر سکے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے جبکہ اس پر ہدایت یعنی سیدھی راہ واضح ہو چکی ہو اور وہ مومنین کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اس کو اسی کے اختیار کردہ (راستے) کے حوالے کر دیں گے اور ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت بری جگہ پہنچے گا۔ النساء (۱۱۵)

رسول ﷺ کی مخالفت کا مطلب محض رسول کا انکار نہیں بلکہ اس کا مطلب فرامین و سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ہدایت الہی اور احکامات قرآنی کی قولی و عملی تشریح ہیں کا انکار ہے اور یہی سبیل المومنین کی بھی بنیاد ہیں اور اس سبیل کی مخالفت کے بارے اللہ تعالیٰ نے اپنی وعید کا واضح اظہار فرمادیا ہے۔

سبیل المومنین کی حجیت کا ذکر خالی از حکمت نہیں حالانکہ اسکی بنیاد تو اصلاً وہ ہدایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے واضح کر دی گئی اور جس کی پیروی کا حکم ہی کافی تھا لیکن باری تعالیٰ عزوجل نے سبیل المومنین کی پیروی کو بھی مسلمانوں کے لیے حجت قرار دیا جس کا مقصد دراصل اس حقیقت کو واضح کرنا تھا کہ سبیل المومنین ہدایت الہی (جس کا مصدر و مقصد قرآن پاک ہے) کی قولی و عملی تشریح و توضیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تسلسل ہوگا جو بسلسلہ تواتر زمانہ در زمانہ امت تک پہنچتا رہے گا تاکہ یہ تغیر زمانہ کی دست برد اور طالع آزما دشمنان اسلام اور منافقین امت کی تحریف و تبدل سے محفوظ رہے اور اس طرح سے قرآن پاک کے متن و بیان (معانی) کی حفاظت کا انتظام و انصرام بھی قائم رہے۔

آج اگر کوئی سبیل المومنین کے خلاف محض اپنے ظن سے اپنی بصیرت کو حجت بنا کر عبادات و معاملات کی طے شدہ عملی شکلوں کے تسلسل کا انکار کر دے تو اسکی گرفت کے لیے آیت بالا واضح ہے۔ سبیل المومنین در حقیقت قرآن و سنت کے بعد دین کا تیسرا ستون ہے جسے اجماع امت کہتے ہیں اور اجماع امت کی مخالفت قرآن و سنت کی ہی مخالفت ہے۔

"اور پھر اللہ تعالیٰ نے دین حق میں شخصی ظن کی مداخلت پر بھی گرفت فرمائی ہے جو اس آیت سے واضح ہے۔

ترجمہ:۔ اور وہ اکثر محض اٹکل (ظن) پر چلتے ہیں لیکن دین حق میں اٹکل (ظن) کا کوئی کام نہیں بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ (یونس، ۳۶)

امت مسلمہ کی بد نصیبی ہے کہ اس کے مختلف ادوار میں فتنہ پرور گروہوں نے اسلام کے تینوں بنیادی اداروں قرآن و سنت اور اجماع امت سے صرف نظر کرتے ہوئے محض اپنے نام نہاد شخصی ظن سے دین میں نئے

نئے شکوک و شبہات اور موہومات کی آمیزش کر کے اس میں تحریف کی بنیاد ڈالی۔ قرآن پاک اور اس کی تعلیمات، عبادات و معاملات اور اللہ تعالیٰ کے بارے تصور کے ضمن میں کئی مغالطے پیش کیئے۔ احادیث کی شرعی حیثیت کو چیلنج کیا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس طرح سے اسلام میں فرقہ و گروہ بندی کی داغ بیل پڑ گئی اور امت بتدریج شکست و ریخت کا شکار ہونا شروع ہو گئی۔ ان گروہوں کے اپنے مخصوص مفادات تھے جن کے محرکات ذاتی بھی تھے اور اسلام دشمن یہودی و نصرانی عناصر کی سازش و پشت پناہی کا نتیجہ بھی تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ امت میں کبھی معتزلہ، کبھی قدریہ، کبھی جبریہ، کبھی حلولیہ، کبھی کلابیہ، کبھی اسکائیہ، کبھی عقاتلیہ وغیرہ اور ماضی قریب میں قادیانیہ، نیچریہ، چکڑالویہ، جیراجیہ، جیراجیہ فتنوں نے اپنے اپنے رنگا رنگ جوہر دکھائے اور آخر میں ان سب کا مجموعہ الضالین غلام احمد پرویز کا فرقہ پرویز مشہور از بام ہوا جس نے گمراہی وضلالت کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے اور دین کو مسخ کرنے میں اپنے کیدو فریب کی انتہا کر دی۔ پرویز نے اپنے گمراہ کن افکار کی ترویج کے لیے اور اپنے آپ کو نئی نسل میں متعارف اور مقبول بنانے کے لیے کبھی علامہ اقبال کا سہارا لیا اور کبھی قائد اعظم کا اور کبھی تحریک پاکستان میں اپنی نام نہاد جدوجہد کا جو سراسر جھوٹ۔ دروغ گوئی اور دجل کے سوا کچھ نہ تھا اس کے ہاں اپنے باطل نظریات کی تائید میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین وملحدین جیسے کارل مارکس، لینن، نطشے، ہیگل، فرائڈ، ڈاروِن، ماوزے تنگ وغیرہ کے کفریہ افکار کے پے در پے حوالہ جات ملیں گے لیکن عالم اسلام کے ثقہ مفسرین اور محدثین، مفکرین و متقین کا جو علم و تقویٰ اور اسلامی خدمات کے سلسلے میں سبیل المومنین کی زندہ علامات اور روشن مثالیں ہیں ذکر تک نہیں ملے گا۔ پرویز نے قرآن پاک کی من مانی اور من گھڑت تشریح و تفسیر کرتے ہوئے ملحدین کے باطل افکار کو جبری تطبیق کے ذریعہ عین قرآنی ثابت کرنے کے لیے کئی کتابوں کے صفحات سیاہ کیئے ہیں اور پورے دین اسلام کو مسخ کرنے میں آخری حدوں کو چھولیا ہے۔ اس نے احادیث نبوی کو اپنی خود ساختہ ناقدانہ اتھارٹی کے ذریعے خلاف قرآن کہہ کر مسترد کرتے ہوئے قرآن کے بعد دین کا دوسرا ماخذ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اس طرح سے احادیث و سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار پر اپنے باطل فکر کی بنیاد رکھی ہے قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلے میں وہ مفسرین اور راسخون فی العلم کی تحقیقات کی نفی کر کے صرف اپنی بصیرت کو حجت قرار دیتا ہے گویا اس نے اپنے آپکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر زمانہ حال تک تمام صاحبان حق اور اہل علم حضرات کے مدمقابل کھڑا کیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو عبوری دور قرار دیتا ہے اور اس دور کے مرتب کردہ قوانین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو قابل قبول تسلیم نہیں کرتا۔ احکامات قرآن اور عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تواتر و تسلسل سے ثابت شدہ مستمر عبادات و معاملات مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، قربانی، قوانین وراثت، حدود تعزیرات کو اپنے حالات و ضروریات اور منشاء و سہولت کے مطابق قابل تبدیل قرار دیتا ہے۔ وہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فی نفسہ اطاعت واتباع کا منکر ہے بلکہ اطاعت رسول کو پرویزی مرکز ملت یا نام نہاد گمراہ و باطل پرویزی اسلام کے مطابق قائم کردہ اسلامی حکومت کی اتباع قرار دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو بھی مرکز ملت کی اطاعت کے تابع ثابت کرتا ہے ملائکہ و جن اور وجود آدم کا انکار کرتا ہے وہ کسی ایسے نظام ربوبیت کا نقشہ پیش کرتا ہے جس کے معاشی نظام کے ڈانڈے لینن، کارل مارکس اور ماوزے تنگ

کے اشتراکی نظریات سے جا کر ملتے ہیں۔ اس بدبخت اور کور باطن کا الزام یہ ہے کہ ایسا نظام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں قائم کیا تھا (معاذاللہ) یہ وہ اجمالی نقشہ ہے جو متعدد پرویزی کتابوں میں پھیلے ہوئے باطل و ملحدانہ افکار و نظریات پر مبنی ہے یہ اسلام کامل اور دین محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جزئیات و تفصیلات کے خلاف کھلی ہوئی اور واشگاف بغاوت ہے۔ غلام احمد پرویز کا فرامینِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم جو اساس دین اور وجہ حجت اسلام ہیں سے انکار مرزا غلام احمد قادیانی کے انکار ختم نبوت کے مترادف اور ہم پلہ ہے۔ پرویزیت اور قادیانیت میں اور بھی بہت ساری مماثلتیں ہیں جو انشاءاللہ الگ مضمون میں بیان ہونگی لیکن ایک قدر مشترک واضح ہے کہ جیسے قادیانی کی پشت پناہی انگریز سرکار نے کی تھی ایسے ہی پرویزیت کی پشت پناہی پر کوئی نہ جوئی ملکی وغیر ملکی سرکاری و نیم سرکاری لابی ضرور موجود ہے جسکی شہ پر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر شعبہ کی تنقیص کی گئی ہے اور پورے دین کو مسخ کر دیا گیا ہے اس قدر وسیع ایجنڈا کسی پشت پناہی کے بغیر ممکن نہیں۔ صدر ایوب خان سے غلام احمد پرویز کی ۲۵ لاکھ روپے کی وصولی کی گواہی تو پرویز کے ایک دیرینہ دوست جناب بشیر حسین ناظم (جو الحمدللہ پرویزیت سے تائب ہو چکے ہیں) دے چکے ہیں جسکی روداد ملک کے اخبارات ورسائل میں شائع ہو چکی ہے دیگر ذرائع کی امداد بھی وقت کے ساتھ منظر عام پر آجائیگی۔

غلام احمد پرویز کی دین اسلام کو بازیچۂ اطفال بنانے کی ننگ دین جسارت پر علماء حق تڑپ اٹھے اور انہوں نے ملک کے طول وعرض اور سعودی عرب کے علماء سے رابطہ قائم کر کے پرویز کے افکار و نظریات پر رائے طلب کی اور سب نے متفقہ طور پر اس شخص کو مرتد وکافر قرار دیا یہ فتویٰ ۱۹۶۲ء میں صادر ہوا اور اس کی وقت کے ہر مکتبہ فکر کے ایک ہزار علمائے کرام نے بزعم خویش توثیق کی یہ فتویٰ عالم اسلام کے فتنوں کی سرکوبی کے سلسلے میں تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور اجماع امت کی ایک منفرد مثال ہے۔ غلام احمد پرویز اپنی زندگی میں اپنے کافرو ملحدانہ افکار و عقائد سے تائب نہیں ہوا اور انہی پر آنجہانی ہو گیا اور اپنے پیچھے گمراہوں کی ایک جماعت " بزم طلوع اسلام " کے نام سے اس وصیت کے ساتھ چھوڑ گیا کہ وہ اس کے یہودی مشن کو ، مدہ رکھتے ہوئے آگے بڑھانے میں وفاشعاری کا حق ادا کرتے رہیں۔ ہر باطل تنظیم کا یہی طریق کار ہوتا ہے ابلیسیت کے تسلسل میں کبھی فرق نہیں آیا کرتا۔

چنانچہ وقت کے ساتھ ساتھ وراثت پرویز " بزم طلوع اسلام " نے اپنے آپکو منظم کر لیا اور اپنی خلاف اسلام ناپاک سرگرمیوں کا جال پورے ملک اور بیرون ملک کچھ شہروں میں آہستہ آہستہ پھیلا دیا انٹرنیٹ پر پرویزی افکار و نظریات کی ترویج کر دی اور پرویزی لٹریچر اور پرویزیت پر آڈیو، ویڈیو کیسٹیں فری بانٹے جانے لگیں تہواروں کے منانے کی آڑ میں سیمینار کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جس میں ملک کے دانشور، تعلیمی ماہرین، سیاستدان، بیوروکریٹس، عدالتی و عسکری اہل کار اور نوجوان طالب علموں کو مدعو کر کے انہیں اپنے جال میں پھانسنے کی منصوبہ بندی پر پوری مستعدی سے کام شروع کیا گیا اور اس حکمت عملی سے حقیقی دین اسلام اور اس کے محافظین علماء کرام کے بارے شکوک و شبہات پھیلا کر اسلام کے نام پر دین اسلام سے بیزار کرنے کی مہم پر دن رات لگا دیئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں گمراہی عام ہونے لگی۔ راقم کے مستقر کویت میں بھی پرویزی " بزم طلوع " کی غروب اسلام کیلئے سرگرمیاں جب بڑھنا شروع ہوئیں اور لوگ دین کے بارے کنفیوژن کا شکار ہوئے تو احباب اور عوام کی کثیر

تعداد نے رہنمائی کیلئے مجھ سے رابطہ قائم کیا تو میں گمراہی پھیلانے کی اس منظم سازش پر ششدر رہ گیا چنانچہ میں نے اپنے خطبات جمعہ، دروس اور مجالس میں اس ابلیسی فتنہ کا تعاقب کیا اور لوگوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کر کے انہیں گمراہی سے بچایا۔ اس فتنے کا راستہ روکنے کیلئے میں نے کویت کی وزارۃ اوقاف سے پرویز کی کتابوں میں بیان کردہ عقائد پر فتویٰ طلب کیا چنانچہ علماء کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سفارشات کی روشنی میں وزارۃالاوقاف نے سرکاری سطح پر غلام احمد پرویز بانی بزم طلوع اسلام اور اسکے متبعین کو کافر و مرتد قرار دیا اور فتویٰ کمیٹی کے چیئرمین شیخ مشعل مبارک عبداللہ الصباح نے اپنے فتویٰ میں لکھا۔

"غلام احمد پرویز کے عقائد باطل و گمراہ کن ہیں اور اسلامی عقیدے کے منافی ہیں ہر وہ شخص جو ان عقائد پر ایمان رکھتا ہو وہ کافر اور اسلام سے خارج ہوگا اور اگر پہلے مسلمان تھا تو پھر اس نے ان عقائد کو اختیار کیا ہو تو وہ مرتد شمار ہوگا کیونکہ ان عقائد سے ان امور کا انکار لازم آتا ہے جو قرآن و سنت سے قطعی طور پر ثابت ہیں جو ضروریات دین میں شمار ہوتے ہیں"۔

اس فتویٰ کی ملکی اور غیر ملکی سطح پر بہت تشہیر ہوئی جس نے بزم طلوع اسلام کے مضلین کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ انہوں نے خوب واویلا کیا اور سر توڑ کوشش کی۔ کسی طرح یہ فتویٰ واپس ہو جائے لیکن انہیں ذلت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ عامۃ المسلمین کو اس حقیقت کشائی کا بہت فائدہ ہوا اور وہ اس بزم کی اسلام دشمن سازش سے آگاہ ہو کر محتاط ہو گئے۔

اس فتنہ کی سنگینی کے پیش نظر راقم نے عالم اسلام کے ہر اہم مرکز اور شخصیت سے رابطہ کر کے انکی آراء اور فتاویٰ جات طلب کیئے تاکہ اس فتنہ کے بارے ہر سطح پر اجماع امت قائم ہو جائے۔

"امام حرمین شریف الشیخ محمد عبداللہ السبیل نے غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکاروں کے بارے اپنے فتویٰ میں تحریر فرمایا۔

یہ شخص حجیت حدیث، معجزات، عذاب قبر اور بہت سی ضروریات دین کا منکر ہے۔ اس ملحد نے قرآن کریم کی ان آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا جو نماز، زکوٰۃ، حج، جنت اور دوزخ سے متعلقہ ہیں انکار کیا ہے۔ یقیناً اس میں شک نہیں کہ غلام احمد پرویز اور اسے متبعین جو اسکے مذکورہ نامی عقائد پر ہیں کافر ہیں حکم میں یہ لوگ قادیانیت کی طرح ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ حکومت کے ذمہ داران اور علماء کرام پر واجب ہے کہ وہ اس عظیم خطرہ سے آگاہ رہیں اور انکی جملہ حرکات اور کارروائیوں پر پابندی لگائیں تاکہ ان کا زہر مسلمانوں میں نہ پھیل سکے"۔

مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن آل شیخ نے گزشتہ ماہ فروری میں جاری کئے گئے اپنے سرکاری فتویٰ میں بزم طلوع اسلام جماعت کو کافر قرار دیا اور اسے مرتدین کے گروہ سے تعبیر کیا اور ایسے مرتدین کیلئے تائب نہ ہونے کی صورت میں مسلم حکمرانوں سے ان کے قتل کا مطالبہ کیا۔ مفتی اعظم کے فتویٰ کا متن درج ذیل ہے۔

فتویٰ (نمبر ۲۱۱۶۸) مورخہ ۱۴/۱/۱۴۲۰ ہجری

طلوع اسلام نامی جماعت کے عقائد و افکار کہ جن کو اس جماعت کے بانی غلام احمد پرویز اور اسکے پیروکاروں نے اپنی کتابوں اور مضامین کے ذریعے پھیلایا ہے اور بہت سے اسلامی ملکوں میں اس جماعت کے خلاف علماء

مسلمین کی کثیر تعداد کی طرف سے جاری کیئے گئے فتاویٰ کے بارے آگاہی کے بعد یہ واضح ہو گیا ہے کہ یہ جماعت متعدد گمراہیوں کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر یہ ہیں:-

۱- اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ماننا اور سنت کی حجیت (شرعی حیثیت) کا انکار کرنا- اور یہ وہم کہ صرف قرآن ہی شریعت کا ماخذ ہے-

۲- ارکان اسلام میں تحریف کرنا جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہے صلوٰۃ، زکوٰۃ اور حج کے ان کے نزدیک خاص معنی ہیں جیسا کہ باطنی فرقہ کے لوگ اسلام کے بارے کرتے ہیں-

۳- ارکان ایمان میں تحریف کرنا جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہے ملائکہ ان کے نزدیک حقیقی دنیا نہیں ہیں بلکہ کائنات کی قوتوں کا حصہ ہیں اور قضا و قدر ان کے نزدیک مجوسی فریب ہے-

۴- جنت و دوزخ کا انکار جو کہ ان کے نزدیک حقیقی جگہیں نہیں ہیں-

۵- بحیثیت ابوالبشر حضرت آدم علیہ اسلام کے وجود کا انکار- کہ ان کے نزدیک وہ ایک تمثیلی قصہ ہے حقیقت نہیں-

۶- قرآن کریم کی تفسیر اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق کرنا اور انکا کہنا ہے کہ احکام قرآن عبوری (وقتی) تھے ابدی نہیں ہیں-

اسکے علاوہ اس جماعت نے بہت سے گمراہ عقائد و افکار اپنائے ہوئے ہیں جنکی طرف یہ دعوت دیتے ہیں اور ان عقائد سے ایک ہی عقیدہ اس جماعت کو اسلام سے خارج کرنے کیلئے کافی ہے اور اسے مرتدین کے زمرہ میں شامل کر دیتا ہے اور یہ تمام عقائد کفریہ تو اور زیادہ ان لوگوں کو اسلام سے خارج کرتے ہیں- سو جو مسلمان لوگ ان کے عقائد و افکار کے بارے غور و فکر کریں گے وہ اس جماعت کی ضلالت و کفریات کے جاننے کے بعد اس کے کافر و مرتد ہونے کا یقینی فیصلہ کریں گے کیونکہ یہ جماعت اللہ اور اسکے رسول کی اتباع کو جھٹلاتی ہے اور مومنین کے راستے پر نہیں ہے اور معروف ضروریات دین میں تحریف کرتی ہے-

اور جو کچھ (اس جماعت) کے بارے پیش کیا گیا ہے اور اس بنا پر جو بھی اس جماعت کی اتباع کرتا ہے یا اسکی طرف دعوت دیتا ہے یا کسی بھی وسائل و ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کی آراء (سوچ و فکر) کو متاثر کرتا ہے وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے اور مسلم حکمران پر واجب ہے کہ وہ اس سے توبہ طلب کرے اور اگر وہ تائب ہو جائے اور ایسی (کفریہ) حرکات سے باز آجائے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسے کافر کو قتل کر دیا جائے-

اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس گمراہ جماعت اور اس جیسی دوسری اسلام سے منحرف جماعتوں مثلاً قادیانیوں، بہائیوں وغیرہ سے بچیں اور لوگوں کو بچائیں- اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت اور اتباع صحابہ و تابعین اور ان کے بعد آئمہ محدثین جن کا علم اور دین سے وابستگی انکی ہدایت یافتگی پر گواہ ہیں- ان حضرات سے ہمیشہ وابستہ رہیں- اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے دشمنوں کو جہاں کہیں بھی وہ ہوں نیچا دکھائے اور انکے مکر و فریب کا ابطال کرے- بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے-

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے-

وصلی اللہ وسلم علی نبیا محمد وعلی آلہ وصحبہ

سائنٹیفک ریسرچ وافتاء، کی مستقل کمیٹی

مہرو دستخط
مفتی عام برائے
حکومت سعودیہ عربیہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن آل شیخ

اس سے قبل مرحوم مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن باز نے بھی غلام احمد پرویز کو منکر حدیث کی حیثیت سے کافر قرار دیا تھا اور وہ فتویٰ حکومت سعودی کے افتاء سیکرٹیریٹ کے الارشیف میں محفوظ ہے۔

متحدہ عرب امارات دوبئی سے اسلامک مشن نے بھی پرویز کے کفریہ عقائد کی تفصیل لکھتے ہوئے اجماع امت کی روشنی میں اسکے کفر اور خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ صادر کیا ہے۔

حکومت پاکستان کی وزارت مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر واقلیتی امور نے بھی اس فتنے پر اپنے سرکاری نقطہ نظر کا اظہار کیا ہے چنانچہ اس وزارت کے سابق وفاقی وزیر جناب راجہ محمد ظفرالحق نے راقم کے استفتاء کے جواب میں مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کیا۔

"غلام احمد پرویز کی متعدد کتابوں مثلاً تبویب القرآن، قرآنی فیصلے، مقام حدیث، لغات القرآن، اور قرآنی نظام ربوبیت کا مطالعہ کیا جائے تو ایک ہی بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے مسلمات دین کا بڑی دیدہ دلیری سے انکار کیا ہے۔ شریعت کے دوام، جنت و جہنم، نماز اور حج کے بارے میں ان کے خیالات ناقابل برداشت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے اسے فتنہ طراز اور نصوص میں رخنہ انداز پایا۔

ہم کویت کی وزارۃ الاوقاف اور مفتی اعظم سعودی عرب کے فتاویٰ کو مبنی برحق سمجھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ امت مسلمہ آئندہ بھی ان فتنوں سے محفوظ رہے"

چنانچہ پاکستان میں تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے غلام احمد پرویز کے بارے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا۔

"میرے نزدیک اس امر میں ہرگز کوئی شک یا شبہ نہیں ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے افکار و خیالات نہایت گمراہ کن اور قرآن وسنت کی واضح تعلیمات کے منافی ہیں۔ پرویز صاحب سنت رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو شریعت اسلامی کا مستقل اور دائمی ماخذ تسلیم نہیں کرتے بلکہ قرآن حکیم میں جہاں جہاں اطاعت رسول کا حکم آیا ہے اس سے مراد یہ لیتے ہیں کہ یہ اطاعت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے دوران آپ کے "مرکزملت" یعنی حاکم وقت ہونے کی حیثیت سے تھی شریعت کے مستقل ماخذ ہونے کی حیثیت سے نہیں۔ پھر خود قرآن حکیم کی تفسیر وتاویل میں انہوں نے جس طرح مغربی تہذیب کے رجحانات کو داخل کرنے کی کوشش کی ہے وہ بھی یقیناً معنوی تحریف کے دائرے میں ہے......" (جاری ہے)